منبع نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

یہہ اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار ہر پنجشنبہ کو شایع
ہوتا ہی قیمت اسکی پیشگی ہر خاص
و عام سے بلا محصول عہ اور
معہ محصول عہ سالانہ مقرر ہی
کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت
دیا جاتا ہی۔ بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

بلا درخواست
کسی صاحب
کی خدمت میں یہہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا۔ جن خریداروں
کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ فرماویں
مضامین مفید عام مفت شایع
ہوتے ہیں۔ اشتہارات
فی سطر
۲؎

نمبر ۴۴ — مطبوعہ ۴ نومبر ۱۸۸۶ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۴ نومبر ۱۸۸۶ء بروز پنجشنبہ

کانپور میں ۱۰ جنوری ۱۸۸۷ء کو کل ہندوستان کے سنڈے سکولوں کے مہتمموں کی کمیٹی ہونیوالی ہی۔ اس کمیٹی کے سنٹر سہارنپور کے ڈاکٹر ای۔ ایم۔ ویری صاحب اور بریلی کے ڈاکٹر ٹی۔ جی۔ سکاٹ صاحب مقرر ہوئے ہیں +

مخزن میں مرقوم ہی کہ فارس کے شیعوں کے درمیان انجیل کا کام بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہی۔ وہاں کے شیعہ قرآن کو تو مانتے ہیں۔ مگر عثمان پر سخت بہتان دھرتے ہیں کہ وہ غاصب تھا۔ اور شیعوں کے کئی فرقے ہیں اگرچہ ایرانی قانون کے مطابق وہاں دین بدلنا سخت جرم ہی تاہم دیسی مسیحی بھی بہت ہیں۔ ڈاکٹر مشنریوں کا کام خوب چلتا ہی۔ زنانہ سکول بھی ہیں +

ہم نے بڑی خوشی سے اِس خبر کو سنا ہی کہ ہماری تحریر پر جو بٹالہ بورڈنگ سکول کے متعلق مسافروں کی تکالیف کی نسبت تھی۔ پادری کلارک فیلڈ صاحب پرنسپل نے پوری توجہ فرمائی۔ اور مسافروں کے لئے مکان کے انتظام کی تجویز درپیش ہی عنقریب یہہ بندوبست ہو جائیگا۔ اور سب شکایت اور تکلیف رفع ہو گی تقریباً دو ہفتہ ہوئے۔ اتفاق سے ہمارا وہاں جانا ہوا انتظام نہایت عمدہ دیکھا۔ کسی اُستاد یا لڑکے کو شاکی نہیں پایا۔ سب صاحب موصوف کے مداح تھے تعلیم کی حالت بہت اچھی ہی۔ سب اُستاد اور لڑکے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ ہوس ماسٹر منشی سہالچند کے انتظام سے طبیعت بہت خوش ہوئی علاوہ اسکے بڑے ملنسار اور سچے مسیحی ہیں +

آئرلنڈ کے باغیوں اور بیکاران لنڈن نے انگلستان کا دم ناک میں کر رکھا ہی سخت حیرانی ہی۔ آئرلنڈی ایک نہیں مانتے۔ احکام کی پرواہ نہیں سختی سے ڈرتے نہیں۔ قید کا خدشہ نہیں۔ کسی قانون کی تعمیل نہیں۔ پولیس کو کوئی سمجھتا نہیں۔ مرتے ہیں۔ مارتے ہیں۔ فوج دم نہیں مارتی سرکار کے کسی حکم کی وہاں شنائی نہیں۔ سرکاری اشتہار و وارنٹ وغیرہ سربازار پھاڑ دئے جاتے ہیں۔ ریل اکھاڑتے تار توڑتے غرضکہ بالکل بھی گورنمنٹ کا خوف اُنکے دلوں میں نہیں۔ وہ آزادی چاہتے ہیں۔ فوج تیار ہی۔ امریکہ مددگار ہی۔ باغیوں کا قول ہی کہ کوئی انگلنڈ پر حملہ کرے۔ ہم ایک لاکھ فوج سے مدد کے لئے تیار ہیں۔ کسی طرح انگریزوں کو ناکامی حاصل ہو۔ بہت بیڈھب بات بنی ہی۔

لنڈن میں بیکاروں نے شور مچا رکھا ہی۔ بیکاروں کو جلسے اور تقریریں کرنیکی حکماً ممانعت کی گئی ہی آخر بھوکے ہیں کب تک چپ رہینگے جلاوطن ہونے قید ہونے کو بالکل تیار ہیں۔ اسلئے کہ جہاں جائینگے روٹی تو ملیگی گورنمنٹ سے صاف جواب ہی کہ نہ روٹی ہی نہ کام۔ آخر مرتا کیا نہ کرتا کی مثال شور و شر پر کمربستہ ہیں۔ دو چار دس ہزار میں ہوں تو بات ہی جب لاکھوں کی نوبت ہو تو پھر مجبوری ہی گورنمنٹ حیران ہی کہ کیا کرے +

منشور محمدی میں سکندر بٹالوی اقدرت الله نے ایک مضمون لغو آمیز بجواب رفیقار مرگ و رداسپور چھپوایا ہی ہمارے پاس اُس تحریر کا پورا جواب موجود ہی۔ مگر ایسی لغویات کا جواب فضول سمجھکر این است جواب شان کہ جواب شان ہی پر عمل کرتے ہیں کیونکہ جس شخص کا رکابی مذہب ہو اور

جسکے ایمان کا ٹھکانا نہ ہو اُسکی بات کا کیا اعتبار ہو جہانتک ہمیں اسباب کا علم ہو ہم صفائی اور راستی سے کہتے ہیں کہ ریفارمر کی تحریر بلا مبالغہ اور بے کم و کاست راست تھی ہمیں امید ہو کہ اگر سکندر اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر دیکھیگا تو جان لیگا۔ راستی کے خلاف ناراستی کچھ قدر نہیں رکھتی۔ اگر یہہ خیال ہو کہ لاہ چھڑی لوئی کیہ کریگا کوئی (پنجابی مثل) تو بیہودہ جانے +

لو اور سنو۔ اب بھی دلیپ سنگھ کے خبطی ہونے میں کسی کو شک ہو۔ نظام صاحب حیدر آباد نے جو عطیہ گورنمنٹ کو برائے انتظام سرحد دینا کیا جسکا گورنمنٹ ہند اور حضور قیصر ہند نے دلی مسرت سے شکریہ ادا کیا۔ اور یہہ خبر دلیپ سنگھ کو پہنچی۔ تو سخت پیچ و تاب کھایا۔ کیونکہ اُسکے خیالات اور امیدوں کے خلاف یہہ کارروائی ہوئی مجبوراً ایک تار کا پیغام نظام صاحب کو بھیجا۔ اور سخت ناراضگی ظاہر کی ہو کہ وہ کس لئے انگریزوں کی مدد کرتے ہو ہم تو ان لوگوں سے اہل ہند کو نجات دینا چاہتے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں اور تم انکی مدد کرتے ہو۔ یہہ مناسب نہیں بہرحال ہم آتے ہیں خبردار رہو۔ نظام صاحب نے یہہ پیغام بجنسہ حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجدیا ہو +

ابھی تو صرف ایکہی عطیہ پر مہاراجہ کی حالت دگرگوں ہو جب سنیگا کہ گوالیار۔ مالیر کوٹلہ۔ کپورتھلہ کی ریاستوں نے بھی حضور نظام کی تقلید کرکے گورنمنٹ سے امداد کا وعدہ کیا ہو تو اور بھی پریشان ہوگا۔ روسیوں میں بھی اُسکا کیا اعتبار رہیگا جہاں وہ ہندوستانیوں کو سرکار انگریزی کا شاکی بتلاتے ہیں اور یہاں ہندوستانی جان و دل سے اپنی سرکار پر فدا ہوں اس تار کا جواب صرف ان پنجابی دو تین لفظوں میں کافی ہو۔ تسیں فیر سڑو +

سکھا شاہی ہو۔ لوکل سلف گورنمنٹ کا ہیکو لوکل سلف گورنمنٹ کے ماتحت جو دیہاتی مدارس ہیں۔ مدرسوں کی کمبختی پر سنی سنائی باتیں تو بہت ہیں۔ اور معتبر بھی ہیں مگر ہمارے پاس ایک تحریر چھچھوا ضلع لودیانہ سے آئی ہو جسے دیکھکر سخت حیرت ہوتی ہو کہ کیا گورنمنٹ کے خلاف سلف گورنمنٹ کی کارروائی ہو رہی ہو۔ ممبران سلف گورنمنٹ مدرسوں کو اپنے نج کے ملازم سمجھتے ہیں۔ اور ایسا ناشایستہ سلوک کرتے ہیں کہ کوئی مہذب آدمی اپنے نوکر سے ایسی بدتہذیبی سے پیش نہ آئیگا۔ کچھہ دیر ہوئی پیشتر بھی ضلع لودیانہ کے ایک مدرسہ کی نسبت ایسی ہی شکایت نورافشاں میں شایع ہو چکی ہو جو تحریر اسوقت ہمارے پاس آئی ہو اُسکا خلاصہ یہہ ہو کہ چھچھوا کے مدرسہ میں کسی لالہ صاحب کا (جو کہ ممبر لوکل سلف گورنمنٹ ہیں) لڑکا پڑھتا ہو کسی ناواجبی شکایت پر جو لڑکے نے اُستاد کی نسبت لالہ صاحب سے کی اُستاد کی شامت آگئی۔ لالہ صاحب نے اُستاد کو بلایا۔ وہ حاضر ہوا ابھی بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ لالہ صاحب دھوتی سے باہر ہوئے فرمایا "تو کون ہے ہمارا ہو لڑکیکو مارنیوالا" اُستاد صاحب کا دم خشک کانپتے ہوئے جواب دیا "جناب مینے تو مارا نہیں آپ کیوں اسقدر غضب میں بھرے ہیں" لالہ صاحب نے گالی دیکر کہا "ابھی جوتے دیکر تو کو بلوا کر تیرے جوتے لگواتا ہوں۔ یاد رکھ۔ اگر لڑکوں کو (جس جگہ سے مٹی کھودتے ہیں) پرکھوتوں (گدھوں) کے پیچھے نہ بھیجا تو میرا نام ... نہ کہنا" اُستاد کانپتا ہوا یوں بولا "آپکی اس بدزبانی سے کیا فائدہ؟ اس سے تو بہتر ہو کہ میری تبدیلی کی درخواست کردیں۔ افسوس ہو کہ آپ اُستادوں کی اسقدر بے عزتی کرتے ہیں" یہ کی حماقت پر لالہ صاحب اور بھی غضب ہو کر فرمانے لگے "تو بہ بچہ کیا بچہ کہتا ہو۔ اپنی حیثیت اور ذات کو دیکھ وہ تیرا ... ہو" ... (لاحول ولا) لالہ صاحب کا برتاؤ صرف اُستادوں ہی سے ایسا نہیں بلکہ سے کہیں بڑھکر بھی اپنا اختیار جتاتے ہیں۔ نہ معلوم یہ اپنے آپکو سمجھتے کیا ہیں گورنمنٹ کا منشا تھا کہ یہہ لوگ کچھہ سیکھیں۔ مگر یہہ سیکھہ چکے ہر کارنے باعث مدرسونکو کمبختی میں پھینسایا۔ ہمارے خیال میں یا تو ایسے ممبرونکو فہمائش ہونی چاہیئے۔ یا مدارس کو انکی حکومت سے الگ کرنا چاہیئے۔ ورنہ مدرسوں بیچاروں کی کمبختی ہی رہیگی۔

شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

دینی غیرت

دینی غیرت دینی محبت کا ظہور ہو۔ اگر اسمیں ریاکاری کی بو نہو۔ اور قابل پسند اور قابل پیروی کے ہوتی ہو مگر ایسا شخص دھوکھا کھانیوالا اور دھوکھا دینیوالا نہو کیونکہ دنیا میں ایسے بہت پیشوا اور لوگ ہوئے اور ہیں جنکو ہم کہسکتے ہیں کہ اندھی غیرت کے پھیر میں پڑے ہوئے تھے۔ اسکے برخلاف وہ دینی غیرت بھی ہو خواہ کسی پیشوا میں ہو خواہ پیروؤں میں جو سچائی کے سبب دلمیں پیدا ہو جاتی ہو۔ سچائی اور بھلائیت کے برخلاف ہر ایک بات بُری معلوم ہوتی ہو۔ اور ایسے لوگ زندگی کی ہر حالت میں اس دینی غیرت کو اپنے پر قائم رکھتے ہیں۔ آزمایش اور مخالفت انکو زیادہ تر سچائی کے لئے غیرت مند کرتی جاتی ہو +

اب چونکہ دین عیسوی وہ سچائی اور وہ راہ ہو جسمیں کوئی مسافر دھوکھا نہیں کھاسکتا ہو۔ اور ساتھ ہی اور سب راہوں کو دھوکھا بتلاتا ہو۔ اسلئے لازم ہو کہ اسکے پیرو نہیں سچی غیرت ہووے۔ اور لوگ اس تعلیم سے اپنے تئیں دھوکھا دیویں اور نہ اوروں کو۔ اپنے تئیں مسیحی آدمی اسطرح دھوکھا دے سکتا ہو کہ دلمیں دین کی جڑ نہیں اور چند ظاہری باتوں کے سبب اپنے تئیں عیسائی سمجھتا ہو۔ مگر جب ذرا سی آزمائش یا تکلیف اور کسی اور طرح کی دنیاوی کشش زور کرتی ہو۔ تو وہ تمام دینی جوش جو سمجھتا تھا کہ مجھمیں ہو زائل ہو جاتا ہو۔ ایسی زمانہ سازی حالت سے وہ نہ فقط اپنے تئیں دھوکھا دیتا ہو بلکہ اوروں کو بھی۔ انجیل مقدس ایسی سرد ایمانی اور ٹھنڈی محبت اور عارضی غیرت کے برخلاف سکھلاتی ہو کہ روح اور راستی سے خدا کی پرستش کرنی چاہیئے اور سب کو اپنے جیسا پیار کرنا چاہیئے۔ سچائی کی پیروی میں اور دینداری میں ثابت قدمی کی تاکید کرتی ہو +

کئی ایک باتیں ہیں جو عیسائیوں کی روحانی زندگی پر اثر کرنیوالی ہیں۔ ترقی کیطرف نہیں بلکہ دینی سستی کو دلمیں پیدا کرنیوالی ہیں

ان باتوں میں سے ایک ملازمت ہے اگرچہ ملازمت اپنے آپ میں بری نہیں تاہم اسکو بُرائی کا موجب یا موقع بنالیا جاتا ہے ان دنوں ملازمت دو طرح کی ہے۔ ایک مشن کی دوسری سرکاری۔ اور ہمارے مسیحی بھائی اکثر ان دو قسموں کی طرز پر اپنی اپنی زندگی گذراتے ہیں۔ ملازمت مشن میں دینداری اور روحانی ترقی دکھلانی پڑتی ہے خوف کا بہت زور معلوم ہوتا ہے۔ مگر خوف کاہیکا ہے بدچلنی کے سبب ملازمت سے برطرف ہونے کا۔ اور جب یہ نوبت پہنچتی ہے تو وہ خوف مٹ جاتا ہے۔ اور اس مصنوعی دینداری میں بھی فرق آجاتا ہے انجیل تو ایسی سزاؤں کا ذکر نہیں کرتی لیکن مشنوں میں تو اسکا رواج ہے خیر بہر حال چندروزہ غیرت ملازمت کے ساتھ ہی چلی جاتی ہے۔ اس بے جڑ دینداری کو لیکر وہ دوسری قسم کے عیسائیوں میں جا ملتا ہے جو سرکاری ملازمت میں ہوتے ہیں۔ یہاں وہ خوف نہیں ہوتا جو ملازمت مشن میں ہے بلکہ آزادگی کا علاقہ ہے۔ اس آزادگی میں پڑکر بے لگام ہو جاتے ہیں۔ روحانی زندگی کو کوئی نہیں پوچھتا۔ دینداری کی بڑی کرنا مشن کے ملازموں کا کام سمجھا جاتا ہے۔ اپنے حلقہ کے فرائض ادا کرنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ ہم اپنی ڈیوٹی پر جاتے ہیں۔ اپنی ڈیوٹی سے آتے ہیں یہ خیال زبان زد ہو رہا ہے۔ خداوند خالق کے حکموں کی چنداں پروا نہیں کرتے۔ اور یوں علم سیکھ جاہلوں سے بھی زیادہ کمینہ پن دکھلاتے ہیں۔ کیونکہ عجب بے پروائی کے ساتھ شراب پیتے حرامکاری کرتے غیبت کے لئے منہ کھولتے۔ تغریق قسم کے باطل وسوسوں میں پڑجاتے ہیں۔ اگر خدا کے گھر کی غیرت ہو تو یہ لوگ (ہمارے مسیحی بھائی) اپنے جسموں کو جو خدا کی ہیکل کہے گئے ہیں اسطرح نفسانی بے اعتدالیوں سے خراب نکریں بلکہ وہاں سے ہر قسم کے گناہ کی خرید و فروخت کو نکال ڈالیں۔ بڑے شرم اور افسوس کی بات ہے اگر ہمکو اپنے جسموں کے لئے اتنی بھی غیرت نہیں جب تک خدا کے گھر میں یہ خرید و فروخت ہے تو کیونکر دلوں میں روحانی بازار قائم ہو سکتا ہے مگر مسیحی بھائی آزادگی کی نسبت مقدس رسول کی ہدایت پر عمل کریں تو حقیقت میں احکام الہی کی غیرت زندگی کی ہر حالت میں مقدم رہیگی اور خوف والی دینداری بھی بے خوف ہو جائیگی یعنے اپنے تئیں آزاد جانو پر اپنی آزادی کو بدی کا پردہ نکرو۔ بلکہ اپنے تئیں خدا کے بندے جانو۔ ۱-پطرس ۲: ۱۶-

دوسری بات ناواقفی ہے یعنے کلام الہی سے۔ پہلے ناواقف ہونا کچھ عجب نہیں لیکن پھر ناواقف رہنا بڑا عیب ہے (۱) کیونکہ کلام الہی وہ چشمہ ہے جہاں سے ہماری روحانی زندگی کے متعلق ہر ایک بات حاصل ہو سکتی ہے۔ اسمیں ہماری روحانی خوراک کے لئے آسمانی اور زندہ روٹی موجود ہے۔ اسحال میں اگر کوئی انسان اس سے ناواقف ہووے یا ناواقف رہے تو کیونکر وہ اپنے فرائض کو پہچان سکتا اور عمل کر سکتا ہے۔ (۲) یہی ناواقفی ہے جو بڑے بڑے عالموں کو بھی بیدین کرتی ہے اور روحانی زندگی سے محروم رکھتی ہے۔ ایسے لوگ روحانی نعمتوں سے کمزور رہکر جلد بے ایمان ہو جاتے ہیں اور وہ بھی ذراسی تحریک سے (۳) یہ ناواقفی دلوں میں دینی جوش سچائی کے ساتھ پیدا نہیں ہونے دیتی۔ بلکہ سابقہ محبت اور غیرت کو کم کرتی رہتی ہے۔ روحانی زندگی سے بے پروا کر دیتی ہے جسکی انجیل مقدس تاکید کرتی ہے۔ (۴) معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری ملازمت میں اور دیگر دنیاوی دھندوں میں یہ ایک خصوصیت ہے کہ لوگ کلام الہی سے کم واقف ہوویں نہ صرف دیسی عیسائیوں بلکہ ولایتی عیسائیوں میں بھی یہ کسر عام معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ ایک بڑا بھاری سبب ہے۔ ان لوگوں میں خدا کا خوف اور دینی محبت کم ہوتی ہے۔ ذراسی تحریک سے بڑی بڑی خطائیں کرتے اور انکے لئے کبھی پشیمان نہیں ہوتے راستبازی کی ترقی جو کلام الہی طلب کرتا ہے انہیں ناگوار گذرتی ہے۔ ملازمت مشن میں بھی اس کسر کا بہت پھیلاؤ معلوم ہوتا ہے۔ ایسے لوگ بھی مشنوں میں ہیں جو کلام الہی کو پڑھتے تک نہیں۔ اور اسکے سمجھنے اور اسپر غور کرنے اور عمل کرنے کا تو کیا ذکر۔ اس سبب سے لوگ عموماً انجیل مقدس کے منشا سے ناواقف رہتے اور بے طرح جھگڑے اور بدکاریاں کرتے اور ہمدردی اور محبت کو نزدیک نہیں آنے دیتے لیکن اگر کلام سے واقف ہوویں اور اسکو پڑھتے رہیں تو روحانی زندگی کے قانون معلوم کرتے رہیں یہ بات انکے دلوں پر قابض رہے کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہو تو تم خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اور یہ بات ہمیشہ یاد رہا کرے کہ دین عیسوی کوئی مجہول دین نہیں ہے رسوم اور رتبوں ظاہری کا دین نہیں لیکن روحانی زندگی کا دین ہے۔ حقیقی مسیحی زندگی کسطرح مجہول زندگی نہیں ہو سکتی پس چاہیئے کہ بیرونی صحبتیں ہماری دینی غیرت کو مات نکرنے پاویں۔ بلکہ ہم زندگی کی ہر حالت میں اکیلے ہوں خواہ دو کیلے بھائیوں میں خواہ بیدینوں میں۔ مشن میں ہوں خواہ سرکار میں ہمیشہ گناہ سے نفرت کریں۔ اور روحانی زندگی کے لئے غیرتمند ہوویں یاد رہے کہ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر ایک میں یہ دینی جوش نہیں ہے بلکہ اس آئینہ میں ہر ایک کو اپنی صورت بُری معلوم نہ ہوگی لیکن صرف انہیں کو جو ایسے بدصورتیں ہیں۔ آپسکی ترقی کیواسطے یہ آگاہی اور نصیحت ہے۔ غلط شائستگی یہ کہ مسیحی شائستگی ایک اور بیرونی چیز ہے جو ہماری دینی غیرت کو خراب کرتی ہے۔ لوگوں کا خیال زمانہ کی شائستگی کیطرف بہت رہتا ہے کیا پڑھیں کیا پہنیں کسطرح رہائش رکھیں جو بھلی شغل ہو رہا ہے وہ بھی یورپ کی تقلید پر۔ ہم نہیں کہتے کہ یہ بُرا ہے۔ لیکن یہ کہتے ہیں کہ یہی شائستگی نہیں ہے۔ یہ یورپی شائستگی ایک ہے۔ یہ نصف شائستگی ہے اور دنیاوی۔ ہم لوگوں کو صرف اسکی پیروی میں رہنے سے دوسری اور اعلی شائستگی سے یعنے روحانی زندگی سے بے پروا رہنا پڑتا ہے۔ اور جو کچھ یہ نیم شائستگی ہمارا سارا وقت اور زور لے لیتی ہے۔ اسلئے ہمکو دوسری کی نسبت ہوشیار رہنا ہے بیخبر ہونا چاہیئے کہ یہ شائستگی ہماری روحانی زندگی اور دینی محبت کو زائل اور ٹھنڈا نکرنے پاوے۔ دین عیسوی خود سچی شائستگی کا ساتھ دیتا ہے مگر ہمیں زمانہ کی نیم شائستگی سے جو کس شان سے چاہیئے دعا مانگتے ہیں اور کوشش کرتے رہیں کہ ہم کامیاب ہوں

[illegible] +

مراسلات

بقیہ اسلام کیا ہے

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۰-نومبر ۱۸۸۱ء)

(۳) قتل ہو وہ آدمی جو نہ جزیہ دے اور نہ کلمہ پڑھے سو تلوار کے گھاٹ اُتارا جائے۔ افسوس صد افسوس اتنی سمجھ نہ آئی کہ وہ آدمی جو قتل ہو گیا کہاں گیا۔ اور قاتل خواہ مخواہ مجرم و سزاوار ہوا حقیقتاً مقتول اپنے دین پر شہید ہوا۔ کیونکہ محمدیوں کی سختیوں کے سبب مر گیا۔ پر لیکچہ۔ اور دہشت محمدیوں کا دین اختیار نہ کیا۔ ہم نہیں جانتے کہ اُن بیشمار بیگناہ روحوں کا کون جواب دہ ہے۔ جو بہ بہانہ جہاد محمدیوں کی تلوار کا لقمہ ہوئیں *

وہ زور آور جن اور مقدسوں کو ہلاک کریگا

ہم دیکھتے ہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں محمد صاحب اور اُسکے خلیفوں نے اسلام کو بہت ملکوں میں بزور شمشیر پھیلایا اور بڑے بڑے زور آور بادشاہوں کو تہ تیغ کر کے فنا کیا اور بہت سے مقدسوں کو بھی نیست و نابود کیا۔ اور باقی جنہوں نے جان دینا قبول نہ کی اُنکو کلمہ پڑھایا *

اور اپنی چترائی سے ایسا عمل کریگا کہ اُسکی فطرت کے منصوبے اُسکے ہاتھ کے تلے خوب انجام پاوینگے اور دل میں گھمنڈ کریگا۔ اور صلح کے وقت میں بہتیروں کو ہلاک کریگا *

تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے محمد صاحب کے اور کوئی ایسا حیلہ گر بادشاہ نہیں ہوا جیسا کہ محمد صاحب ہیں (حیلہ) کیونکہ اُسنے معلوم کیا کہ اگر میں فوراً اپنا مطلب لوگوں پر ظاہر کرونگا تو قریباً سب لوگ میرے مخالف و دشمن ہو جائینگے۔ اسواسطے اُنکو خوش کرنیکے واسطے یہودیوں عیسائیوں مجوسیوں۔ اور بت پرستوں وغیرہ کی کتابوں سے مضمون لیکر ایک کتاب بنام قرآن تالیف کیا اور یوں کہنے لگا۔ (سورہ مائدہ) البتہ جو مسلمان ہیں اور جو یہود ہیں اور جو صابئین ہیں اور نصارا ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور عمل کرے نیک نہ اُنکو ڈر ہے۔ اور نہ وے غم کھاویں * (باقی آئندہ)

بقیہ حاشیہ نمبر ۱- پھر اہل مصر جو اوائل میں موجد علم و ہنر تھے۔ اُنہوں نے اپنے معبودوں کو انسان کی خراب عادت اور جانوروں کی خاصیت سے موصوف کیا۔ بلکہ وہ اکثر حیوانوں ہی کی پرستش کرتے تھے۔ اُنکے مندروں اور شاہی مقبروں میں ہر قسم کے حیوانوں۔ پرندوں کیڑوں۔ مکوڑوں مکھیوں کی تصویریں بکثرت فحش طور پر اور بدوضعی کے ساتھ کھینچی جاتی تھیں نتیجہ یہہ ہوا کہ اُنمیں بھی حیوانوں کی خاصیت ہوگئی۔ اور وے نہایت عمیق اور بڑی گہری تراہوں میں گر گئے جہاں سے نکلنا اُنکے واسطے نہایت ہی دشوار بلکہ محال ہو گیا *

ایک اور مثال قدیم زمانہ کی ہے عنقریب اگلی سب قومیں زہرہ کی پرستش کرتی تھیں۔ جو عشق اور شہوت کی دیوی تھی۔ اُس کے مندر کے آگے ایسے فحش کام ہوتے تھے۔ جنکے بیان سے لحاظ و حیا دامنگیر ہوتا ہے۔ شہر قرنتس جو یونانیوں میں دانائی اور ہنر میں اُس وقت مشہور تھا۔ اور علم و دانش میں معروف۔ مگر اُسکے وے لوگ جو پاک سمجھے جاتے تھے اور زہرہ کی پرستش کے لئے مخصوص تھے مرد فاسق اور عورات کسبیاں تھیں۔ اُنہیں سے شہر کی بڑی آمدنی ہوتی تھی۔ سو اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے کہ شہر قرنتس شہوت پرستی اور دغابازی میں ضرب المثل ہو گیا *

اب اس زمانہ کے صدہا اشخاص کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے کہ پرستار اپنے چال چلن میں ایک طور سے اپنے معبود کے موافق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگلی صاحب نے جو ملک بنگالہ میں ایک ضلع کے مجسٹریٹ تھے۔ ایک نوشتہ میں جو پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا گیا تھا منجملہ ہندوستان کے اور حالات کے کالی کی پرستش کی بابت لکھا تھا۔ کہ چور۔ خونی۔ زانی وغیرہ بڑے شوق سے اُسے (کالی کو) پوجتے۔ اور مخلصانہ طور پر اُسکی پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ اُنکے عقیدہ میں کالی انسان و حیوان کے خون سے بہت ہی خوش ہوتی ہے۔ سو بغیر اُسکی امداد کے کوئی بڑا کام نہیں کیا جاتا۔ کالی اپنے پرستار کو ایسا سنگدل اور بے رحم کر دیتی ہے کہ وے خونریزی اور بدکاموں کے کرنے میں بے دھڑک ہو جاتے ہیں *

پھر ملک چین میں میڈھرسٹ صاحب کے قول کے مطابق بودھ کے پوجاریوں کا بھی یہی خیال پایا جاتا ہے کہ پرستار اپنے معبود کے موافق بنجاتا ہے چنانچہ وے اپنے مریدوں کو یہہ سکھلاتے ہیں کہ بودھ کا تصور کرو تو تم بھی بودھ ہو جاؤ گے۔ اور اگر کوئی بودھ ہو جاوے تو جان لو کہ وہ فقط زبان ہی سے بودھ کا نام لیتا ہے۔ پر اُسکا دل متوجہ نہیں ہے *

پھر بعض محمدی بھی جو عالم و فاضل گنے جاتے ہیں وہ بھی ایسے ہی قول فرماتے ہیں کہ خدا کی عبادت کرنیسے آدمی اپنے اطوار میں خدا کے موافق بنجاتا ہے۔ اسی بنا پر اُنکے بعض عارف مثل فریدالدین عطار و منصور وغیرہ نے اپنے تئیں خدا تصور کیا۔ اور کلمہ انا الحق (ہم خدا ہیں) وغیرہ زبان پر لائے۔ اور اُنپر محمدیوں کی جہادی کتاب (قرآن) سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا قتل خونریزی اور لوٹ سے خوش ہوتا ہے۔ اور انسان کی شہوت رانی کو روا رکھتا ہے۔ اسلئے وے ان بدکاموں کو بخوشی انجام دیتے ہیں۔ اور بد اطواری میں زمانہ حال کی سب قوموں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اور اپنی ہم جنس کی طرف سے بغاوت بے دردی کینہ وری اور ظلم اور اُنکے ملکوں میں جہاں وہ خود مختار ہیں بہت ظلم و خرابی اور ابتری منتشر ہو رہی ہے جسکے بیان سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ غرضیکہ یہہ حقیقت بخوبی پایہ اثبات کو پہنچی کہ پرستار اپنی خاصیت اور چال چلن میں اپنے معبود کے موافق ہو جاتا ہے * مؤلف - ایچ - ڈی - ایس *

ت- اگر یہہ بیان کوئی مفصل دیکھنا چاہے تو رسالہ حکمۃ النجاۃ میں ملاحظہ فرماوے - ایڈیٹر-

ہندوستانی ایجاد پر ریویو۔

جناب ایڈیٹر صاحب سلامت

بعد از ما وجب عرض ہی کہ نور افشاں مطبوعہ ۱۲ ماہ گذشتہ یعنے اکتوبر میں جو ایک مضمون ہندوستانی ایجاد کی بابت درج ہی وہ میری نظر سے بھی گذرا۔ لالہ رامدتا مل اسٹیشن ماسٹر بولان ریلوے کی طبیعت جو ایجاد کلوں کی طرف بڑی آرزو کے ساتھ مائل ہی وہ کم از کم ہندوستانی بھائیوں کے ان اشغال سے بدرجہا بہتر ہی جو اُن کی نہ صرف تضیع اوقات کا ہی باعث ہو رہے ہیں بلکہ اُنکو کار ہائے دین و دنیا دونوں میں سست اور لا یعقل بلکہ کوتاہ اندیش بنا دیتے ہیں۔ مثلاً ایک صاحب جائداد اور خود مختار اور ملازمت وغیرہ قسم کی پابندیوں سے آزاد شخص کے لئے یہہ کب لازم ہی کہ وہ علم نہ پڑھے کسی فن و ہنر کے کام سیکھنے کیطرف متوجہ نہو۔ یا کسی کو اس کام میں امداد نہ دے اور بجائے اسکے اپنے مال کو خراباتیوں میں ہی ضائع کرے۔ گنجفہ۔ شطرنج تاش بازی وغیرہ قسم کے شغلوں کو اپنی روح کی غذا بنائے۔ جن سے بجز سستی اور غفلت اور محرومی کے وہ کوئی نفع نہیں اُٹھا سکتا۔ اگر وہ اسکی طرف راغب ہو سکے بجائے چھوٹے بچوں کیطرح مٹی کے گھوڑے بنا بنا کر یا کھیلے لکڑی لوہے کے کھلونوں کی شکل میں اشیاء مصنوعی کی نقل اُتارنے کا شوق بلکہ وہمن پیدا کرے۔ تو یہہ شعار و طریق بھی جو بظاہر نادانوں کا سا ہی اُس مرز طریق اور شغل شطرنج اور گنجفہ بازی سے ایسا مفید انجام ہو سکتا ہی کہ وہ مرتبہ جسکے لئے لالہ رامدتا مل آرزو رکھتے ہیں مگر پا نہیں سکتے اسکو آخر ش ضرور حاصل ہو سکتا ہی۔ ہاں بعض بعض پنجابی شہروں میں تنگ بازی کا بازار اسقدر گرم ہی کہ بوڑھوں نے بچوں کو بھی مات کر دیا مگر کیا؟ اُس کا انجام ترقی ہی آسمان پر چڑھنا یا چڑھنے کی کل ایجاد کرنا ہو سکتا ہی یہہ تو ایسا محال ہی کہ شاید کسی غبارہ بنانے والے انجنیر کا تجربہ بھی اُسکے کُنہ کو ٹھیک نہ پہنچا ہو جب یہہ حال ہی۔ تو لالہ صاحب کی عادت کا اظہار دیسی بھائیوں میں صرف اجنبی خیال ہونیکے سبب اسقدر نظر حقارت سے نہ دیکھا جانا چاہیئے جس سے کہ یہہ امر انکی اور ہمارے بیچارے اپاہج ہمعصروں ہندوستانی دیسیوں کے نزدیک مایوسی بڑھانے والا متصور ہو سکے۔ کلوں کی طرف مائل ہونیکے بارہ میں کسی کو مایوسی دلانی (خواہ وہ شخص ایسی مایوسی کے قابل ہی کیوں نہو) گویا اسکے دوسرے بھائیوں با جرأت کرنیوالوں کے حوصلہ کا انسداد کرنا ہی۔

جناب ایڈیٹر صاحب کی رائے سے یہہ ظاہر ہوا تھا کہ رامدتا مل صاحب بجز اپنا دوالا نکالنے کوئی کل ایجاد یا کوئی منصوبہ ایجاد شدہ ظاہر کرنیکے قابل نہیں ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ بالفرض وہ ایسے ہی مجبور ہیں تو اُنکو کوئی اور تجویز کیوں نہیں بتائی جاتی اور امریکہ کے موجدوں سے آپ بیچارہ کا مقابلہ کرنا بجز اسکے کیا معنے رکھ سکتا ہی کہ اس ملک کے اچھے اور اُس ملک کے نالائق لوگ ہیں۔ یہہ کہنا جب مناسب ہو سکتا تھا کہ ان نالائقوں سے کوئی شیخی مار تا کہ میں ولائت یا امریکہ والوں سے بڑھکر ہوں۔ مگر میری رائے میں لالہ رامدتا مل نے بغرض مشورہ اور اصلاح مضمون لکھا ہی نہ کہ بغرض شیخت۔ آگے خدا کو معلوم ہی۔ ہمکو صرف حسن ظنی سے مطلب ہی۔ یہانتک سٹیشن ماسٹر موصوف کی تائید میں لکھا ہی آگے اس سے عام رائے اکی تقریر پر لکھتا ہوں۔ جس سے امید ہی کہ وہ مجھے منصفانہ طور سے اپنے کسیقدر خلاف کہنے میں بھی معذور رکھیں گے +

زمانہ حال میں ہندوستانی موجدوں کے حوصلے اسقدر وسیع نہیں ہیں جسقدر کہ یہہ قابل ہو سکتے ہیں بلکہ خاص و عام کی توجہہ کچھہ قوت لا میوت کے پیدا کرنیکی طرف مائل ہی۔ بڑے بڑے انجنیروں۔ اورسیروں۔ نقشہ نویسوں وغیرہ کو جو رڑکی کالج میں ہر سال پاس ہوتے ہیں اگر دیکھا جائے تو فیصدی اُنمیں سے ایک آدھا ہی ہوگا۔ جسنے اپنے مطالعوں کو معقول روزگار کی تلاش میں نہ صرف کیا ہو جس نے طرح بطرح کی سختیں اور سعز صرف اپنی اس قسم کی خوشحالی اور فرحت کے لئے نہ برداشت کی ہوں جو کہ جلب منفعت مادی یعنے حصول عمدہ غذا و مسکن وغیرہ سے متعلق ہیں نہ غذائے روح کے لئے جس شخص کی روح کو کسی کام سے تعلق ہی اور اسکی روح کو کسی کام میں مصروف رہنے خوشی ہوتی ہی۔ اور اس سے معطل بیٹھنے سے بیدلی اور اُداسی اسی قسم کا شخص اپنے اُس کام میں کمال پیدا کرتا ہی وہ ایک کاریگر جانور کیطرح جسے بیا کہتے ہیں اپنے گھونسلے تک کو محنت اور صفائی سے بناتا ہی جب کوئی اُسے گرا دے تو دوسرے درخت پر جا کر وہی محنت کرتا ہی کہ اُس سے کم اُسکی روح کا تقاضا اُسے تھکنے نہیں دیتا پس اس عادت کا انسان اُن اہل علم میں بھی اسی وجہ سے کم ہوتا ہی جسکا اوپر ذکر ہوا جب اس ملک میں عام طبائع کا یہہ حال ہی۔ تو آپکا فنون کیطرف کسی ڈھنگ سے راغب کرنا یا ہونا ضروریات میں ہی اسکی ترکیب کم سے عام شائقین کے غلط اور صحیح خیالات کو ایک جگہہ اکٹھا کر کے دکھلانا ہی اور وہ اخبارات کے ذریعہ سے بخوبی بکمال انجام ہو سکتا ہی اسی بنا پر ایسے خیالات جیسے کہ سٹیشن ماسٹر موصوف نے ظاہر کئے ہیں گا ہے نگا ہے کسی نہ کسی مفید نشانہ یا انجام کا باعث ہو سکتے ہیں پس اب میری عرض انکے خیال پر یہہ ہی کہ اگر وہ دل میں کوئی جوہر یقیناً رکھتے ہیں تو اسکی زیادہ تفصیل سے جو صرف تحریر میں ہی ہونی چاہئیے خاص و عام کو بجز اشتیاق حاصل کرنے اور اسطرف توجہہ کا رواج پانے کے اور کچھہ حاصل نہیں ہو سکتا جس کے خلاف لالہ صاحب کا عندیہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر وہ بتا دینگے تو کوئی انکے ایجاد کا دوسرا مالک بن سکتا ہی۔ سو واضح ہو کہ ایجاد کرنے کا کام اسقدر بھی سہل نہیں ہی کہ بمعرفت کسی باقاعدہ نقشہ کے ذریعہ کے دکھلانیکے انجنیروں تک بھی سہولیت سے سمجھ سکتے ہوں پس آپ کی یہہ بضاعت صرف بجل بیرونی حالت

خبریں

شروع سال سے ریلوے درمیان کانپور و جھانسی کھولی جائیگی۔ ۱۶ فروری کلکتہ میں ہندوستان کے تمام مشنوں کے پادری صاحبان کی کمیٹی ہوگی۔ **معتبر** خبری کہ ایوبخاں نے خود بخود اپنے تئیں انگریزوں کے سپرد کردیا خوب کیا۔ **قاہرہ** میں ٹائفائڈ فیور سے بیشمار لوگ مرتے ہیں۔ **پریزیڈنٹ** فرانس مخالفوں سے عاجز ہیں استعفا دینگے۔ **امریکہ** کی عورات ہر فن میں مردوں سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر ہیں۔ ڈسٹرکٹ جج جہاز راں کلرک۔ کنڈکٹر عورات ہیں۔ ایک لیڈی پریزیڈنٹی امریکہ کی امیدوار ہیں۔ **الہ آباد** میں مارننگ پوسٹ روزانہ اخبار نکلا۔ **امتحانات** انٹرنس۔ ایف اے۔ بی اے کلکتہ ۵ مارچ ۱۸۸۸ء کو شروع ہونگے۔ **امساک** باراں سے فصل پنجاب کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ **گناہ** کی مزدوری موت ہے۔ **الموڑہ** میں مشن کا کام بخوبی ہو رہا ہے کوڑھیوں کے درمیان اچھا کام ہے۔ **امیر کابل** نے بلخ اور بخارا کے درمیان ایک عمدہ سڑک تیار کروائی ہے جسپر توپخانہ آسانی سے جاسکتا ہے۔ **بمبئی** میں ایک مرہٹا برہمن کی بیوہ لڑکی کی شادی گجراتی اخبار کے سب ایڈیٹر سے ہوئی۔ **تحقیق** سے معلوم کیا گیا ہے کہ شیر کی عمر ۷۰ برس تک ہوتی ہے اور ہاتھی کی عمر ۴۰۰ برس تک۔ **جو ہاتھی** سکندر اعظم ہندوستان سے راجہ پورس کو شکست دیکر لیگیا تھا ۳۵۰ برس تک یونان میں دیکھا گیا۔ اُسکو سکندر نے جوپیٹر کے نام مخصوص کردیا تھا۔ **پنجاب لیڈیز مشنری** کونفرنس بمقام امرتسر ۲۱ فروری ۱۸۸۸ء کو قرار پائی ہے جو لیڈی اسمیں شریک ہونا چاہے مسز رکنس صاحبہ کو اطلاع دے۔ **لکھنؤ** میں ابھی تک ہیضہ کا زور ہے۔ اسیر گرانی غلہ نے آفت ڈھا رکھی ہے۔ **ضلع** سہارنپور میں ایک جنگلی خونخوار ہاتھی نے آفت مچا رکھی ہے بہت نقصان کیا ہے ابھی مارا نہیں گیا۔ **امریکہ** کے بعض سنگدل حبشی کی کھال کا جوتا پہنتے ہیں۔ فلاڈلفیا کا ایک ڈاکٹر حبشی کی کھال کا جوتا اور کوٹ پہنے تھا جو نہایت نفیس تھا۔ **بہاولپور** کا پوسٹ آفس ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ **آخر** کار گورنمنٹ سٹرلارینٹ(?) پر الزام لگانیکو مجبور ہوئی۔ **واجد علیشاہ** مرحوم کا اسباب نیلام ہو رہا ہے ایک گائے اڑھائی سو روپیہ پر فروخت ہوئی بہت گائے بیل بوچڑوں نے خرید کئے۔ **راجہ** صاحب بہادر والئے نابھہ نے حفاظت سرحد کے لئے ۴ لاکھ روپیہ دینے کی درخواست بھیجی ہے۔ **امریکہ** میں پچاس ممبروں کی ایک سوسائٹی ہے کہ جب انمیں سے کوئی شادی کرتا ہے تو دولہا کو فی ممبر ۳ روپیہ دیتا ہے۔ اسیر رفیق ہند لکھتا ہے کہ محجوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی "**حالات کشمیر**" کے متعلق پادری رجب علی صاحب نے ایک کتاب تصنیف کی ہے ایک وہ وقت تھا کہ آپ ریاست کشمیر کے سخت مخالف تھے۔ **پادری** رجب علی صاحب جو لیگ(?) کے حالات لڑکپن سے واقف ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ قدرت سے منتق پیدا ہوا ہے۔ **ایک** ہمعصر لکھتے ہیں کہ "اگر مسلمانوں کے ۔ بیرسٹر نوکر ہوتے۔ اور اُنکے پاس دو توپیں ہوتیں تب بھی وہ اس شیر پنجاب منشی محرم علی ایڈیٹر رفیق ہند کی طرح خوش اسلوبی سے اپنے دشمنوں کا جواب نہ دے سکتے۔ **پادری** جان فورمن صاحب اور اُنکی ہمشیرہ مس میری فورمن صاحبہ شروع دسمبر ہندوستان میں تشریف فرما ہونگے۔ اور پنجاب میں کام کرینگے۔ **پنڈ دادنخاں** میں ایک دیوانے کو کسی ظالم نے (اس خیال سے کہ اُسکے ہاتھ میں سونیکے کڑے ہیں حالانکہ ملمع تھا) بُری طرح قتل کر ڈالا۔ **اخبار** حیدر کا کوئی کارسپانڈنٹ سیبی کے ہاسپٹل اسسٹنٹ کی سخت شکایت کرتا ہے۔ **رنگون** سے برما کے قاتلانہ خونخوار فساد میں ۵ انگریز بھی کام آئے۔ **انگریزی زبان** کے طریق ہجا کرنیمیں اصلاح پیش ہوئی۔ **ولیعہد جرمنی** سخت بیمار ہیں۔ حضور قیصر ہند کو سخت گھبراہٹ ہے کیونکہ آپکی بڑی شہزادی اسی شہزادہ سے بیاہی ہوئی ہیں۔ **پنجاب** یونیورسٹی کے دفتر رجسٹرار صاحب کے کل ملازم موقوف کئے گئے۔ **سِول** لاہور لکھتا ہے کہ لاہور کی سنگھ سبھا کے سالانہ جلسہ میں دلیپ سنگھ کی تصویر گدی کے سامنے لگائی گئی۔ اور اُسکے آس پاس مشعلیں روشن کی گئیں مہاراجہ فرید کوٹ بھی اسمیں شامل ہیں۔ **امریکہ** میں ہوائی توپ ایجاد ہوئی ہے جو بغیر بارود کام دیگی ۱۰۰ پونڈ وزنی گولہ ۱۲ میل مار کریگا۔ توپ مطلق گرم نہ ہوگی۔ **ریاست** گوالیار نے حفاظت سرحد کے لئے کئی لاکھ روپیہ دینا منظور کیا۔ **مفسدان** آئرلنڈ وارنٹ گرفتاری سے لاپرواہ ہاتھ نہیں آتے۔ **نیوساؤتھ** ویلز کے وزیر اعظم پر رشوت کا جرم پارلیمنٹ میں پیش ہوا۔ **دھرم** جیون بحوالہ اسپکٹیٹر لکھتا ہے کہ آریوں نے سال سناتن دھرم کا یہ ۱۹۶۰۸۲۹۱۷ سال ہے۔ اور جہالت کی ترقی عورتوں کی مصیبت اس درجہ۔ برعکس اسکے مسیحی سن ۱۹ ویں صدی۔ علم شائستگی۔ روشنی کی ترقی یورپ کی قابل ملاحظہ ہے۔ **مقام** رنگبی میں ایک ہاتھی فیلخانہ سے نکل گیا اور ایک مکان کا دروازہ توڑکر اندر گیا ایک الماری میں کچھ چار روٹیاں رکھی تھیں۔ وہ سب کھاگیا بجائے اسکے مکھن و مربا کھایا۔ اسی مقام پر کچھ زیور شیشے وغیرہ رکھے تھے۔ اُنکو اُٹھاکر الگ رکھدیا۔ کچھ نقصان نہیں کیا۔ **مسیس** میں ایک عورت کو اُسکے پڑوسیوں نے جادوگرنی سمجھکر زدوکوب کرکے اُسکے خاوند کے سامنے مار ڈالا۔ **صوبہ بمبئی** میں گھی کی آمیزش روکنے کے لئے ایک بل پاس ہونیوالا ہے۔ کیا پنجاب میں نہوگا؟ **جاپان** میں ایک لڑکی ۱۲ برس ۵ مہینہ کی ہے قد ۸ فیٹ۔ وزن

۲ من ۵ سیر ہاتھہ ۹ انچہ اور پاؤں ۱۵ انچہ لمبے ہیں

بقول آفتاب پنجاب آریہ صاحبان کو پشاور میں سخت زک ملی - تا تماشا بھیل پھر نمودار ہوا - **خادم** لکھتا ہے کہ لاہور گورنمنٹ کالج کی انگریزی اور ریاضی کا ستیاناس ہو رہا ہے - مگر مشن کالج کی ترقی روز افزوں ہے - گورنمنٹ کے طلبا مشن کالج میں داخل ہو رہے ہیں -

حضور قیصرہ ہند انجکل ایک کتاب لکھنے میں مشغول ہیں جو تین جلدوں میں ہوگی - اس کتاب میں اُنکے ذاتی تجربوں کا اور اُنکی زندگی کے مفید تجربات کا تذکرہ ہوگا -

کلکتہ یونیورسٹی کا یہہ قانون ہے کہ کسی مقبول یونیورسٹی کا بی - اے پاس شدہ - ایم - اے کے امتحان میں دخل پاسکتا ہے - اسکی بنا پر پنجاب یونیورسٹی کے ایک بی - اے پاس شدہ نے کلکتہ کے امتحان میں مقبول ہونے کی درخواست کی - پر نامنظور ہوا - اس بنا پر کہ کلکتہ یونیورسٹی کو پنجاب یونیورسٹی نامقبول ہے جسکے سبب سے پنجاب کی یونیورسٹی کو گویہ ندامت ہوئی ÷

حال میں ایک برہمن کو جو مدراس میں ایک دفتر میں کلرک تھا - برہما کو بھیجنے کی تجویز اضافہ تنخواہ پر ہوئی - پر ذات سے الگ کئے جانے کے خوف سے اُسنے برہما کو جانا منظور نہ کیا - اسپر وہ نالائق متصور ہوا اور نوکری سے برطرف کیا گیا - اُسکو امید تھی کہ جبتک مجھے کوئی دوسری نوکری نہ ملیگی تب تک میری ذات والے میری خبر لیتے رہینگے - پر جب دیکھا کہ اُنسے کچھ بنتا نہیں - اور اُنکو اُسکی بیکاری کی کچھہ فکر نہیں ہے - تو اُسنے سرکار سے پھر درخواست کی ہے - کہ میری جگہہ مجھے پھر ملے - جہاں حکم ہو - وہاں جاؤنگا - چاہے ذات رہے چاہے جائے

نور افشاں - اب کیوں ؟ - پہلے نہ سوچ آئی - اس ذات کی پابندی نے ہندوستان کا ستیاناس کر دیا ہوا ہے - یہہ جہالت اور تاریکی بغیر انجیل کی روشنی کے ہرگز ہرگز ہندوستان سے دور نہ ہوگی +

عبدالکریم ولد آخون صاحب نے ۹ ہزار مسلح جوانوں کی جمعیت سے امیر کی فوج پر حملہ کیا - اور بہت سا مال و اسباب فوج مذکور کا لوٹ کر سو سپاہیوں امیر صاحب کے سر کاٹ کر ایک انبار لگایا - اور اُسپر یہہ عبارت تحریر کی کہ "یہہ سرکار فرما امیر عبدالرحمن کے سپاہیوں کے ہیں" الخ

خالصہ گزٹ لاہور لکھتا ہے کہ "نور افشاں کے نامہ نگار کا یہہ خیال بالکل غلط ہے کہ گورو نانک جی مہاراج مسیح کے سچے پیرو تھے - نامہ نگار کو چاہئے کہ پہلے گورو نانک جی مہاراج کے واکوں پر نظر کرے - تب اُسکو معلوم ہو جائیگا کہ جو بائبل کے بیہودہ خیالوں کو اُنکے واک رد کرتے ہیں"

نور افشاں - کیوں جناب یہہ بھی کچھہ جواب ہے جسطرح ہمارے نامہ نگار نے بادلیل مضمون لکھا ہے آپ بھی براہین سے اُسکو رد کریں - اگر کر سکتے ہو - ورنہ یوں تو

ایسی سمجھہ پہ آپ اکڑنا سند نہیں
دعویٰ بے دلیل تعقل خرد نہیں

لطیفہ چند روز کا عرصہ ہوا کہ ایک پادری صاحب کسی گرجا گھر میں وعظ کر رہے تھے لیکن سامعین کی یہہ کیفیت تھی کہ واعظ کیطرف متوجہ رہنے کے بدلے بار بار دروازے کی جانب دیکھتے جاتے تھے جب کوئی نئے آدمی کی آہٹ معلوم ہوتی تو سب کے سب اُدھر دیکھنے لگتے - تو جب وہ اندر آکر بیٹھہ جاتا - تو پھر پادری صاحب کیطرف نگاہ کرتے - جب پادری صاحب نے سامعین کی یہہ کیفیت دیکھی - تو آخر یہہ بولتے بولتے خاموش ہو گئے - اور مجمع کی جانب خطاب کر کے فرمانے لگے لیڈیو اور جنٹلمینو اگر تم میری طرف متوجہ رہو گے - تو تمہارے بدلے میں دروازہ کیطرف نگاہ کرتا رہونگا - اور اگر آدمی کے سوا اور کوئی بلا آتی ہوگی - تو فوراً تم کو مطلع کر دونگا - کہ یہاں سے بچکر جلد کسیطرف کو بھاگ جاؤ - پ -

کارسپانڈنس

نارووال ضلع سیالکوٹ - تاریخ ۸ ماہ حال مسیحی کلیسیا میں بڑی خوشی کا جلسہ ہوا - کیونکہ مس کیج یول صاحبہ آنریری لیڈی مشنری انگلنڈ سے بالخیر واپس تشریف لائیں - اول سب مسیحی بھائی بابو کرم جی ہیڈ ماسٹر کے مکان پر فراہم ہوئے جہاں پادری ہیمن صاحب نے مسیحی لاپ پر مختصر لیکن موثر تقریر کی - وہاں سے راحت دل کی یہہ غزل گاتے ہوئے

کیا ہی خوشی کے دن ہیں یہہ آئے بہار کے

گرجا گھر گئے - مسٹر بدرالدین نے اس غزل کو نہایت خوش الحانی سے گایا - گرجا گھر سے پھر سب صاحبان ڈاکٹر فخرالدین کے مکان پر تشریف لائے - راحت دل سے بعض اور غزلیں گائی گئیں - جب یہہ غزل گائی گئی - عیسیٰ کا نام جبکہ دہن سے نکل گیا - تو حاضرین کی وجد کی حالت تھی کیونکہ جہاں مسٹر بدرالدین جیسا خوش گلو گانیوالا ہو - تو پھر کیا کہنا -

بعدہ مس صاحبہ کی خدمت میں ایک ایڈرس پیش کیا گیا - اور ایک شال پشمینہ کا بطور یادگار دیا گیا - پھر مٹھائی وغیرہ تقسیم ہوئی - اس موقع پر ڈاکٹر ایم بی عطارد صاحب اسسٹنٹ سرجن سیالکوٹ اور مولوی رحمت اللہ صاحب تشریف فرما تھے -

نور افشاں - یہہ کام مس صاحبہ کی روانگی کیوقت چاہئے تھا - خیر ہم خوش ہیں - کہ مس صاحبہ کی آمد پر ہی کلیسیا نارووال نے ایسی ہمت کی - مس صاحبہ حقیقت میں بڑی لائق اور شریف اور عالیخاندان ہیں - اور خداوند کے کام میں بڑی سرگرم - اس سے اور بھی زیادہ ہمیں خوشی ہے کہ وہاں کے بھائیوں نے ملکر یہہ کام کیا - خدا کرے کہ ایسا ہی ہمیشہ رہے کیونکہ وہاں چار دن کی چاندنی ہوا کرتی ہے ÷

منڈی کھیال ضلع گوجرانوالہ ۴ یہہ - یہاں ایک عیسائی ٹھیکیدار

بنکر اس غرض سے آیا کہ گونٹہ سے آگے ریل بنانیکے لئے ایکہزار جوان بھرتی کرنے ہیں فی آدمی [illegible] ماہوار لوگوں کو اس بہانہ سے خوب لوٹنا شروع کیا آخر ایک شخص سکول کے مدرس کو چالنسا کر [illegible] ماہوار دونگا کوئٹہ چلو - آج ہمیں دو تین روز لکھدو - معلم اسکی جعلسازی سمجھ گیا لہذا اپنے نوجوانوں ذیلدار نے اس سے سرکاری پروانہ طلب کیا جواب دیا کہ کل دونگا رات کو فرار ہوگیا - امرتسر پہنچا وہی جعلسازی وہاں شروع کی آخر گرفتار ہوگیا - ۲ مہینہ کیلئے بڑے گھر کی سیر کو بھیجا گیا -

لودیانہ

امساک بارش سے فصل کو نقصان پہنچ رہا ہے غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے - گندم [illegible] آثار سے [illegible] آثار تک آ رہی گندم [illegible] آثار گرانی کا یہ سبب ہے کہ غیر ممالک کو غلہ جاتا ہے شہر میں سوداگران رالی براداران کے ایجنٹ گیہوں بھر رہے ہیں +

صحت صفائی شہر کی سڑکوں و بازاروں کی بعد ازیں بعض کوچوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے امید کہ داروغہ صفائی متوجہ ہونگے +

آجکل افواج کی تبدیلیوں کے باعث یہاں ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی فوج آکر مقیم ہوتی ہے -

مسٹر رو صاحب بہادر جج جو بجائے مسٹر [illegible] صاحب بہادر کے یہاں تشریف لائے ہیں انکے انصاف سے لوگ بہت خوش ہیں - ہاں البتہ مہاجن جو سود در سود اور غیر واجب سے زمینداروں کو لوٹتے تھے سخت نالاں ہیں - اب انکی کمبختی آگئی ہے کوئی غیر واجب رقم انہیں حاصل نہیں ہوتی کیونکہ واجبی سود کے حساب سے انہیں ملتا ہے +

مسٹر پارکر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جو مستقل طور پر یہاں تشریف لائے ہیں نہایت بیدار مغز اور منصف حاکم ہیں

مسٹر ہاروے صاحب بہادر انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر نے ۱۱- نومبر کو یہاں کے پرائمری سکولوں کا امتحان لیا پرائمری سکول کا نتیجہ جسکے ہیڈ ماسٹر عبدالحق ہیں اچھا رہا - اور لوئر پرائمری سکول کا جسکے استاد منشی فضل الٰہی اور میر سید حسین ہیں نہایت عمدہ رہا منشی فضل الٰہی کی جماعت کا ایک لڑکا بھی فیل نہیں ہوا - قریباً ۱۵- برس سے یہ شخص یہاں مدرس ہے ہمیشہ اسکی کارگزاری قابل تعریف رہی لیکن ترقی سے محروم رہا شاید کسی حاکم نے توجہ نہیں کی ہم مسٹر ہاروے صاحب بہادر اور ممبران سلف گورنمنٹ کو اسطرف متوجہ کرکے سفارش کرتے ہیں کہ ایسے شخص کی ترقی ضرور کی جاوے کیونکہ یہ عین انصاف ہے کیونکہ - مزدور خوشدل کند کار بیش -

پرائمری سکول کی عمارت کیلئے سنا ہے کمیٹی نے [illegible] کی بجٹ نکالی ہے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اتنے روپیہ سے کیسے یہ مکان تیار ہوسکیگا +

آخر کار بدر روکلاں کے ٹوٹے ہوئے پل کا جسکی درستی کے لئے ہم نے کئی دفعہ التماس کی تھی انتظام کر دیا معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ کمیٹی نے اسکے بنانیکا حکم دیدیا ہے +

چوری چکاری کا یہ حال ہے کہ چند روز ہوئے کہ ایک شخص سے فنا ایک بنئے سے آکر کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آجکل فلاں جگہ سے تمہاری دوکان میں سیندھ دینگے - جو بکر داس میر اگھر ہے میں نے اسکو منع کیا - دوسری روز اسی جگہ سے سیندھ دیگئی - اور ایک صندوقچہ جسمیں قریب [illegible] روپیہ کا مال تھا دفعتہ مع زیور اڑا لیگئے - پولیس کو اطلاع کی گئی حضرات پولیسمین اور دو ایک اور عہدہ دار پولیس آئے - اس کو گرفتار کے لوگو نکو پکڑا - وہ شخص بھی پکڑا گیا - جسنے بنئے کو اطلاع دی تھی اسنے کہا کہ مجھے فلاں شخص نے کہا تھا - وہ بلایا گیا - اسنے کسی لڑکے کا نام بتایا - وہ بھی پکڑا آیا - صاف انکار کیا - کام تو بگڑ گیا اب کیا ہو مشکل ہے کسیطرح وہ ہاں کرے تو مقدمہ بنے خالی صندوقچہ تو کمپنی باغ کیطرف میدان میں ملگیا کئی روز تک پولیس بنئے کی دوکان پر بیٹھی حقہ پیا کی - مگر خاک بھی نتیجہ نہ نکلا بس وہی ڈھاک کے تین پات +

ایک بنیا دن کے وقت ذرا اپنی دوکان سے اٹھکر باہر گیا کسی عیار نے [illegible] اڑا لئے پتہ ہی نہیں +

قماربازی عام لوگ لڑکے وغیرہ گولیوں سے سربازار کھیلتے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں کہ یہ کیا ہوتا ہے - وہ بیخوف بیڈر کھیلتے ہیں اکثر پیسے بھی پھینکتے ہیں +

شہر میں روشنی کا انتظام اچھا ہے - مگر عیسائی گاؤں جو چند روز ہوئے کمیٹی میں داخل ہے کوئی لالٹین نہیں ہماری التماس ہے کہ کم سے کم دو لالٹین مناسب موقع پر لگائی جاویں - امید ہے کہ مسٹر ڈیلی میونسپل کمشنر کمیٹی میں درخواست پیش کرینگے +

غزل

بوئے ہمدردی نہیں ہے جسمیں وہ بھائی نہیں
غیر کے جھیلے نہ دکھ جسنے وہ عیسائی نہیں

کونسی جاں ہے در عیسیٰ پہ جو آئی نہیں
مرض عصیاں سے وہیں اسنے شفا پائی نہیں

الفت عیسیٰ کا مستانہ ہوں سودائی نہیں
ملت عیسیٰ کا واعظ ہوں میں غوغائی نہیں

اس دل مضطر کا کیونکر دور ہووے اضطراب
جسکے اندر روح اقدس نے جگہ پائی نہیں

دل کو خالی کر خودی سے تب خدا کو پائیگا
نور و ظلمت نے بہم اکجا کبھی پائی نہیں

شوق عصیاں دلمیں ہو پر عفو عصیاں کی طلب
ایسی بیہودہ دعاؤں کی تو شنوائی نہیں

دولت دنیا سے بہتر اور دولت دین ہے تہی
ایسے نادانوں کے ناہیں جینا تانائی نہیں

اے حقیقی نور تجھسے دل منور ہے مرا
مجھکو کچھ کنج لحد سے خوف تنہائی نہیں

مست ہے کل ہی میں دیوانہ تیرا یا مسیح
اسکو کچھ بھی حاجت کمخواب و دارائی نہیں

اخبار پیپلز جرنل

ہندوستان میں چیدہ چیدہ اور مختصر دلچسپ واقعات کا انگریزی اخبار دیکھنا چاہو تو ہفتہ وار اخبار پیپلز جرنل خریدو قیمت سالانہ [illegible] ہے اگر روپیہ بھیجو تو ایک سالانہ لو نمونہ کا پرچہ مفت درخواست آنے پر

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا